© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے پچھلے دنوں دارالعلوم دیوبند کے نہایت لائق و فائق اور مشہور استاذ مولانا بشیر احمد خاں صاحب کا اچانک انتقال ہوگیا۔ مولانا ریاضیات اور ہیئت میں برِصغیر ہند و پاک کے علماء میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے اس کے علاوہ فقہ اور حدیث میں بھی اُن کی نظر وسیع تھی، چنانچہ دارالعلوم دیوبند میں ان فنون کی اونچی کتابیں اُن کے زیرِ درس رہتی تھیں اور کبھی کسی طالبِ علم نے اپنی بے اطمینانی کا اظہار نہیں کیا۔ علوم و فنون میں اس درجہ مہارت اور اُن میں شغف کے ساتھ مولانا میں نظم و نسق اور دنیوی معاملات و مسائل کو سمجھنے اور اُن کے حل کرنے کی صلاحیت بھی بدرجۂ اتم تھی۔ اسی بنا پر چند ماہ ہوئے اُن کا انتخاب نائب مہتمم کے عہدہ کے لئے ہوا تھا۔ عمر اگرچہ ستّر کے لگ بھگ تھی، لیکن قویٰ مضبوط اور عام تندرستی بہت اچھی تھی، ۱۲ر اگست کو مجلسِ عاملہ کی میٹنگ میں وہ شروع سے آخر تک شریک رہے اور اُس کا کبھی وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ ۲ دو دن کے بعد ہی مولانا یک بیک راہیِ عالمِ بقا ہو جائیں گے۔ یوں بھی عابد مرتاض اور خندہ جبین و خوش اخلاق تھے، اللہ تعالیٰ مغفرت و بخشش کی نوازشوں سے نوازے اور اُن کے درجات اونچے کرے۔ آمین۔

ابھی گذشتہ مہینہ ہمارے ایک امریکن نو مسلم دوست پروفیسر عبدالرحمٰن بارکر پاکستان میں ایک ماہ قیام کرنے کے بعد ہندوستان آئے اور ہم سے علی گڈھ میں اُن کی ملاقات اور گفتگو ہوئی تو اُن سے یہ معلوم کر کے بڑا صدمہ ہوا کہ تلک کی منحوس رسم یعنی لڑکی والوں سے روپیہ کا بھاؤ تاؤ کر کے شادی کرنا، آج کل پاکستان میں بھی بہت زور شور سے جاری ہے اور طبعی طور پر اس کا جو نتیجہ ہونا چاہیئے وہ وہاں کی سماج میں نظر آرہا ہے، اس قسم کی شادی میں لڑکے اور

© rasailojaraid.com